الحمد لله

الذي وفقنا لطبع هذا الكتاب المستطاب

الصحيح لمسلم

ووفقنا السعي جميلاً في أداء الحقوق من صحة الكتابة والطباعة والتحقيق والتدقيق

والصلوة والسلام على نبيه المختار

الذي قد أعطي جوامع الكلم ووفق أتباعه الأخيار لجمع أحاديثه المباركة منهم

الجزء الثاني

مع شرح

الإمام الشيخ محيي الدين أبي زكريا يحيى بن شرف النووي

(٦٣١هـ - ٦٧٦هـ)

ومع حواشي

الإمام الشيخ أبي الحسن السندي

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7221395

کتاب الامارۃ

خلافت کا لغوی معنی۔

نیابت۔ (خلافت واجب ہے)

اصطلاحی معنی۔

مسلمانوں کے دینی مفادات امورِ عامہ کی حفاظت کرنے اور ان کو قائم کرنے کا نام خلافت و امامت ہے۔

خلافت کی شرائط۔

1- امام احکامِ شریعت کا پابند ہو۔ یہاں تک کہ سنن و مستحبات کا عامل ہو اور مکروہات تنزیہہ کا تارک ہو۔

2- عالم ہو۔ کہ پیش آمدہ مسائل کو حل کر سکے۔

3- نسباً قریشی ہو۔ البتہ ہاشمی اور علوی ہونا ضروری نہیں اسی طرح امام کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔

خلیفہ مقرر کرنے کا طریقہ۔

1- خلیفہ خود خلیفہ مقرر کرے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا تھا۔

2- ایک شوریٰ ہو جو خلیفہ کا تقرر کرے۔ جیسے حضرت عمر نے چھ افراد کی ایک شوریٰ بنائی تھی جنہوں نے عبداللہ بن زبیر ان کے ان نے عثمان غنی کی بیعت کی۔

۳- علماء اور قضاۃ خلیفہ مقرر کرے۔
۴- خلیفہ اپنے غلبہ کی وجہ سے خود خلیفہ بن جائے۔

⟸ بارہ خلافتوں کے بارے میں وضاحت۔

1- بارہ خلفاء سے مراد وہ خلفاء ہیں جنکی بیعت اس زمانے کے غالب اکثر مسلمانوں نے بیعت کی

2- بارہ خلفاء سے مراد مستحقین خلافت ہیں جو حقیقی اسلام کو عدل و انصاف کے ساتھ نافذ کریں گے جن میں سے کچھ گزر گئے کچھ باقی ہیں

3- حضور علیہ السلام نے بارہ کا عدد ارشاد فرمایا زیادہ سے منع نہ فرمایا۔

Scanned with CamScanner

← مال غنیمت میں خیانت کی صورت میں مال واپس کرنے کا طریقہ۔

← نوٹ:

اگر خائن تمام شرکاء جہاد کو جانتا ہے۔ تو امام کو خمس دے کر باقی سارا مال ان حقداروں تک پہنچائے۔ اور اگر اس کو شرکاء جہاد معلوم نہ ہوں یا معلوم ہو لیکن وہ اس طرح متفرق ہو گئے ہوں کہ اب اس کے لیے ان تک مال پہنچانا مشکل ہو۔ تو اب وہ کیا کرے۔

اس میں اختلاف ہے۔

امام شافعی

کل مال امام کے حوالے کر دینے کا قول کرتے ہیں جبکہ باقی ائمہ و علماء خمس امام کو اور باقی مال صاحب مال کی طرف سے صدقہ کرنے کا قول کرتے ہیں۔

نوٹ

اسی طرح اس خائن کو سزا دینے کا حکم ہے۔ اور اس میں بھی اختلاف ہے۔

جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کی رائے میں سزا کا قبول کرتے ہیں

جبکہ امام احمد اور حسن بصری اس کے کپڑے ہتھیار سواری اور قرآن مجید کے نسخے کے علاوہ سارے مال کے جلانے کا قول کرتے ہیں۔

ہجرۃ کا باب

ہجرۃ کا لغوی معنی۔ چھوڑ دینا۔

اصطلاحی معنی۔

دارالکفر کو چھوڑ کر دارالسلام میں آجانا۔

دارالکفر کی تعریف

ایسا ملک جہاں شعائر اسلام پر پابندی ہو۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی واجب میں تنگی ہو۔

ہجرۃ کا حکم۔

دارالکفر سے اگر ہجرت ممکن ہو تو ہجرت واجب ہوگی۔

⟸ جمہور علماء کا نظریہ

ہجرت تا قیامت ہے. انقطاع ہجرت والی احادیث شہر مکہ، شہر مفتوح، شہر مغلوب، پر دلالت کرتی ہے.

نوٹ ⟸ ہجرت میں دار الکفر سے الی دار الاسلام بھی ہوتی ہے. اور ہجرت من الذنب بھی ہوتی ہے.

1- عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا

(حوالہ ابو داؤد داری شریف)

2- عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنقطع الھجرۃ ما دام العدو یقاتل

(مسند احمد)

بلوغت کی عمر

⟸ لڑکے کی عمر 18 سال اور لڑکی کی عمر 17 سال ہے (یہ امام اعظم کا قول ہے)

⟸ امام مالک:
لڑکے لڑکی دونوں کی بلوغت کی عمر 17 سال ہے۔ امام شافعی، امام احمد، بعض مالکیہ لڑکے لڑکی کی عمر پندرہ سال مکمل ہونے کے ہیں۔

⟸ امام اسحاق نے پندرواں سال شروع ہونا قرار دیا ہے۔

⟸ نوٹ:
صاحبین کے نزدیک لڑکے لڑکی کی بلوغت کی عمر 15 سال ہے البتہ لڑکی میں 9 تا 12 اور لڑکے میں 12 تا 15 کا فتوی دیا جاتا ہے۔

قرآن مجید ارض کفار کی طرف نہ لے جائیں

جمہور فقہاء محدثین احادیث میں موجود ممانعت کہ قرآن مجید ارض کفار کی طرف نہ لے جایا جائے۔ خاص علت کے سبب (اندیشہ بے ادبی) ہے

اگر اسلام غالب ہو تو پھر ممانعت نہ ہوگی
اور یہ ممانعت ہوگی تو کراہت کی صورت
میں ہوگی۔

دلیل۔

1- احادیث باب۔ کفار کی زمین کی طرف قرآن کو
لے کر سفر نہ کرو۔

2- حضور علیہ نے ہرقل کی طرف خطوط روزانہ کیے
جن پر آیات قرآنی لکھی تھی۔

3- ایسا سکہ جن پر آیات قرآنی لکھی ہوں تو
اس کو بھی کفار سے لین دین کرنا جائز ہے۔

امام مالک و بعض شوافع:

احادیث میں ممانعت مطلقاً ہے اس کا علت سے
تعلق نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

درندوں اور چیر پھاڑ کرنے والے

جمہور علماء فقہاء کے نزدیک
درندوں اور چیر پھاڑ کرنے والے پرندوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ البتہ

امام مالک مکروہ ہونے کا قول کرتے ہیں۔
اور یہ مکروہ تنزیہی ہے

سب کی دلیل
ناب والی حدیث

امام شافعی اور مالک نے ان جانوروں کا استثناء کیا۔
بلی۔ جنگلی چوہا۔ گوہ۔ سیہہ۔ لومڑی۔

حضرت حسن بصری ان کے ساتھ ہاتھی کا استثناء کرتے ہیں

نوٹ۔ ہاتھی کے دانت نوکیلے ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ جنگلی چوہا اور نیولا جنگلی ~~جانور~~ درندہ ہے

گدھ درندہ ہے مگر امام شافعی اور مالک نے اس کا استثناء کیا ہے۔

سمندری جانوروں کا حکم

احناف کے نزدیک۔
مچھلی کے علاوہ پانی کے تمام جانور حرام ہیں۔
دلیل نمبر ①
ویحرم علیہم الخبائث۔
دلیل ②
حرمت علیکم المیتۃ
اس مردار سے مچھلی کا استثناء ہے۔
جمہور علماء وفقہاء کے نزدیک۔
پانی کے تمام جانور حلال ہیں۔
دلیل۔
آیت احل لکم الصید البحر وطعامہ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ فی ماء البحر
والطہور ماءہ الحلال میتۃ۔

رد

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ۔
نوٹ۔ وہ مچھلی جو دریا میں مر جائے۔
وہ حلال ہے۔ مگر تیر کر الٹی ہو جائے۔ تو وہ
حرام ہے۔

حدیث

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما القی البحر و جزر عنہ فکلوہ و ما مات
فیہ و طفا فلا تاکلوا.

گھوڑے کے گوشت کا حکم

⟸ تمام علماء اور فقہاء کے نزدیک
گھوڑے کا گوشت حلال ہے
حضرت امام اعظم اور امام مالک کے سوا.
⟸ امام اعظم کے تین قول ہیں.
1- حلال ہے.
2- مکروہ تنزیہی.
3- مکروہ تحریمی ہے
امام ہی تیسرا قول صحیح ہے.
⟸ جمہور کی دلیل احادیث باب ہے.
گھوڑے کے پیشاب کا وہ حکم ہے جو
حلال جانوروں کے پیشاب کا ہے.
امام اعظم کی دلیل
1 ⟸ آیت والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ

اس آیت میں گھوڑے کا مقصد کھانا
بیان نہ ہوا۔
جبکہ والانعام خلقھا لکم فیھا دفء
ومنافع للناس ومنھا تأکلون۔
اس آیت میں جانوروں کا دیگر
مقصد کھانا بھی بیان کیا۔
دوسری دلیل
2 = عن خالد بن ولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر
زاد حیوۃ وکل ذی ناب من السباع۔
(ابوداؤد 3790)
نوٹ۔
اس حدیث میں سخت کلام ہے۔ اور بالاتفاق
یہ حدیث ضعیف ہے۔
اصح یہ ہے کہ امام اعظم کا گھوڑے کی حرمت
کا قول ضرورت جہاد کی وجہ سے بطور کراہت
ہے۔

کتاب الاضاحی

⇐ احناف کے نزدیک، امام اوزاعی ، الولیث قربانی واجب ہے۔

⇐ باقی ائمہ کرام محدثین کے نزدیک قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

⇐ احناف میں امام ابو یوسف بھی جمہور کیساتھ ہیں۔

⇐ من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلنا

قربانی کا وقت

قربانی کے ابتدائے وقت پر علماء کا اجماع ہے اور وہ یوم نحر کی طلوع فجر سے ہے۔ اس سے پہلے مطلقاً قربانی جائز نہیں۔

البتہ بعد طلوع فجر وقت ابتداء و انتہا میں اختلاف ہے۔

= احناف کے ہاں دیہاتوں میں بعد طلوع فجر قربانی کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور شہر والے سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ شہر ملک میں امام کے نماز و خطبہ سے
فارغ ہونے پر وقت شروع ہوگا اس سے پہلے

شہروں میں
مگر

قربانی جائز نہیں.

اور قربانی کا آخری وقت یوم
نحر کے دو دن بعد وقت عصر تک یعنی
عصر کے اختتام تک.

← اور یہی جمہور کا مذہب ہے. یعنی اختتام
کے بارے میں ہے.

قربانی کے اختتام وقت کے بارے میں جمہور
کا بھی یہی مذہب ہے جو ماقبل میں
مذکور ہے.

← امام شافعی اور احمد ابن حنبل کے نزدیک.
یوم نحر کے بعد تین دن کا قول
کرتے ہیں.

← امام مالک کے نزدیک (قربانی کے وقت ابتداء کے بارے میں)
نماز اور خطبہ کے بعد امام کے خود جانور
ذبح کرنے کی شرط لگاتے ہیں:

(ان کی دلیل
لوگوں نے پہلے قربانی کی تو کہا کہ ابھی حضور نے نہیں کی اس لیے
تم کفارہ کرو.

امام احمد کے نزدیک
صرف نماز کی ادائیگی ہر سی ہو وقت کا
قول کرتے ہیں
حسن البصری امام الغزالی کا بھی قول ہے

شوافع کے نزدیک
بعد طلوع آفتاب نماز اور دو خطبوں
کے برابر وقت گزر جائے تو قربانی
کا وقت شروع ہو جاتا ہے یہی امام
داؤد ظاہری کا مذہب ہے۔

شوافع اور اصحاب ظواہر جو تین دن کا قول کرتے ہیں
ان کا رد

۱۔ پہلی دلیل۔ 3854 حدیث
وفی کل ایام التشریق ذبح

(ناخن اور ہڈی سے ذبح کا حکم)

⟸ امام اعظم کے نزدیک۔
ناخن اور ہڈی سے جانور کا ذبح کرنا جائز نہیں جبکہ جسم سے متصل ہوں۔
⟸ اگر جسم سے الگ ہو جائیں تو پھر جائز ہے۔
⟸ امام شافعی کے نزدیک۔
ناخن اور ہڈی سے جانور کا ذبح کرنا جائز نہیں۔ چاہے متصل ہوں یا منفصل ہوں۔
یہی امام احمد جمہور، داؤد ظاہری کا مذہب ہے۔
⟸ امام مالک کے نزدیک
⟸ کئی اقوال ہیں اس بارے

1- اضافہ کے ساتھ
2- جمہور کے ساتھ ہیں۔
3- مطلقاً ناخن ہڈی سے جواز کے قائل۔
ہڈی کے ساتھ ذبح جائز اور ناخن سے جائز نہیں۔
یہی زیادہ مشہور مذہب ہے۔

عتیرہ کی تعریف

وہ جانور جس کو اہل جاہلیت رجب کے پہلے عشرے میں ذبح کرتے تھے۔ اسے رجبیہ بھی کہتے ہیں۔

فرع کی تعریف

اس کی تعریف میں کئی اقوال ہیں۔

۱۔ جانور کا وہ نو مولود بچہ جس کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔ اس کی ماں سے کثرت نسل کی امید کی یا بابرکت سمجھتے ہوئے۔

۲۔ وہ جانور کا نومولود بچہ جس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے۔

۳۔ جانور کا وہ نومولود بچہ جسے اونٹوں کی سو تعداد پورا ہونے پر ذبح کیا جاتا ہے۔

اس کا حکم

اگر جانور اللہ کے نام پر صدقہ کی نیت سے ذبح کیا جائے جائز و حلال ورنہ حرام ہے

(۱۰ ذی الحجہ سے پہلے اور یکم ذی الحجہ سے پہلے بال اور ناخن کاٹنے کا حکم)

احناف کے نزدیک

یکم ذی الحجہ کے بعد اور ۱۰ سے پہلے بال کاٹنا جائز ہے البتہ بغیر شرعی حاجت کے کاٹنا مکروہ تنزیہی ہوگا۔

امام احمد کے نزدیک

یکم ذی الحجہ کے بعد اور ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے قربانی کرنے والے نے بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے یہی بعض شوافع داؤد ظاہری اور بعض محدثین کا مذہب ہے۔

امام شافعی

یکم ذی الحجہ کے بعد اور دس ذی الحجہ سے پہلے ناخن و بال کاٹنا مکروہ تنزیہی ہی ہیں۔

امام مالک کے نزدیک

تین قول ہیں:

۱۔ مباح ہے۔

۲۔ مکروہ ہے

۳۔ نفلی میں حرام اور واجب میں جائز۔

Scanned with CamScanner

(خمر سے علاج)

خمر سے علاج جائز نہیں سوائے اس صورت
کہ بیماری خمر سے ہی ٹھیک ہو۔

1- پیاس کی صورت میں
2- بھوک کی صورت میں۔

(خمر سے سرکہ بنانے کا حکم)

نوٹ:
خمر یا کوئی بھی شراب خود بہ خود سرکہ بن جائے
تو اس کے حلال ہونے میں کوئی اختلاف
نہیں۔ اختلاف امتناع خمر سے سرکہ
بنانے اور اس کے حلال ہونے میں ہے

شوافع
خمر میں کوئی چیز ڈالی جائے جیسے روٹی، پیاز
وغیرہ اور اس طریقے سے اس کو سرکہ
بنایا جائے یہ جائز نہیں۔ اور وہ سرکہ
بن کر حلال نہ ہوگی۔
البتہ دھوپ کے طریقے سے سرکہ بنایا
جائے تو وہ حلال ہوگی۔

یہی امام احمد اور جمہور علماء و فقہاء کا قول ہے۔

دلیل حدیث باب (8)

امام مالک دو قول کرتے ہیں۔

۱۔ خمر کو سرکہ بنانا حرام ہے۔ لیکن سرکہ بن جانے کے بعد ایک قول حلال کا ہے اور ایک قول حرام کا ہے

حرام کی دلیل:

حرام کی صورت میں جمہور کی دلیل ہے۔

حلال کی صورت احناف کی دلیل ہے۔

خمر کو سرکہ بنانا جائز ہے اور سرکہ حلال بھی ہے

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نعم الأدام الخل

دو قسم نشہ کا حکم

امام مالک کے نزدیک

دو قسم کی صنزبل کی نشہ حرام ہے باقی
علماء فقہاء جائز مانتے ہیں.
البتہ احادیث پر عمل کرنے کی وجہ سے مکروہ
تنزیہی کا حکم لگاتے ہیں.